

سنده میں کپاس کی پیداوار پنجاب کے مقابلے میں 100 فیصد سے تجاوز کر گئی

کراچی: کپاس کے پیداواری سال 2019-20 کے سیزن کے دوران پنجاب کے کائن بیلت میں کپاس کی فی ایکڑ پیداوار کا حجم تاریخ کی کم ترین سطح تک گھٹنے کے باعث سنده میں فی ایکڑ کپاس کی پیداوار پنجاب کے مقابلے میں 100 فیصد سے تجاوز کر گئی ہے۔

چیئرمین کائن جنز فورم احسان الحق نے ایکسپریس کو بتایا کہ کائن ایئر 2019-20 کے دوران پاکستان میں کپاس کی مجموعی ملکی پیداوار حیران کن طور پر صرف 87/86 لاکھ گانٹھ تک گرگئی تھی جس کی بڑی وجہ پنجاب میں کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں غیر معمولی کمی تھی جس کے باعث پاکستان کو گزشتہ برس بیرونی ممالک سے کپاس کی 25 لاکھ گانٹھوں کے لگ بھگ درآمد کرنا پڑی تھیں۔

ذرائع کے مطابق کائن ایئر 2019-20 کے دوران پنجاب میں مجموعی طور پر 48 لاکھ 50 بزار ایکڑ پر کپاس کاشت کی گئی تھی اور پنجاب میں کل 51 لاکھ 25 بزار گانٹھ (160 کلو گرام) روئی جننگ فیکٹریوں میں پہنچی تھی جو فی ایکڑ صرف 12.08 من پیداوار کی نشاندہی کرتی ہے جب کہ سنده میں مذکورہ سال کے دوران مجموعی طور پر 14 لاکھ 97 بزار ایکڑ پر کپاس کاشت کی گئی تھی جس سے روئی کی کل 34 لاکھ 75 بزار گانٹھ (160 کلو گرام) جننگ فیکٹریوں میں پہنچی تھیں جو فی ایکڑ 25.70 من پیداوار کی نشاندہی کرتی ہے۔

احسان الحق نے بتایا کہ پنجاب میں کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں غیر معمولی کمی کی بڑی وجہ گلابی سنڈی کا کپاس کی فصل پر غیر معمولی حملوں اور کائن زونز میں گنسے کی زیادہ کاشت کے باعث پیدا ہونے والی ماحولیاتی آسودگی کے باعث کپاس کی فی ایکڑ پیداوار اور معیار متأثر ہونے سے فی ایکڑ پیداوار میں ریکارڈ کمی واقع ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وفاقي اور صوبائی حکومت نے کپاس کی فصل پر حملہ آور ہونے والی گلابی سنڈی کے مکمل تدارک کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات نہ اٹھائے تو پنجاب میں کپاس کی فصل غیر معمولی طور پر متأثر ہو سکتی ہے جس سے پاکستانی ٹیکسٹائل ملز کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اربوں ڈالر مالیتی روئی درآمد کرنی پڑے گی جس سے بمارے زر مبادله کے ذخائر شدید متأثر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ ملکی معیشت کو بچانے کے لئے کائن زونز میں گنسے کی کاشت نہ ہونے بارے قوانین پر سکتی سے عمل درآمد کروایا جائے تاکہ پاکستان میں حقیقی معنوں میں سبز انقلاب آسکے۔